تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ
(قسط: ۲۱)

اسماء و صفاتِ باری تعالیٰ

اَسمَاءُ اللّٰہِ الحُسنیٰ کے معانی

۳۴۔ اَلحَلِیمُ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَلِیمٌ حَلِیمٌ۔" (الحج: ۵۹)

"اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ جاننے والا، بردبار ہے۔"

"الحلیم" وہ ذات ہے کہ بندوں کے گناہوں میں سے کوئی چیز بھی اسے راہِ صواب سے ہٹا نہ سکے۔ یعنی اللہ تعالیٰ بندوں کے ہر نوع کے گناہوں سے آگاہ ہونے کے باوجود غصہ سے بے قابو یا مضطرب نہیں ہوتا۔

فقیہ قاضی ابو عبداللہ الحلیمی "حلیم" کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"انہ الذی لایحبس انعامہٗ وافضالہٗ عن عبادہٖ لاجل ذنوبھم، ولکنہ یرزق العاصی کما یرزق المطیع، ویبقیہ وھو منھمک فی معاصیہ کما یبقی البرّ التقیّ، وقد یقنیہ الاٰفات والبلایا وھو غافل لا یذکرہٗ فضلاً عن ان یدعوہ، کما یقیھا الناسك الذی یسألہٗ وربما شغلتہ العبادۃ عن المسألۃ۔"

یعنی "حلیم وہ ذاتِ باری تعالیٰ ہے جو بندوں کے گناہوں کی وجہ سے

اپنے فضل و انعامات کو روکتا نہیں، بلکہ وہ اپنے نافرمان بندوں کو بھی ویسے ہی رزق عطا فرماتا ہے، جیسے اپنے فرمانبردار بندوں کو ___ گناہگاروں کے گناہوں میں انہماک کے باوجود وہ ان پر اپنی رحمت کو اسی طرح وسیع کرتا ہے، جس طرح اپنے نیک اور متقی بندوں پر اس کی رحمت کا سلسلہ جاری ہے ___ وہ اپنی یاد سے غافل بندوں، اس کا ذکر نہ کرنے والوں اور خود سے سوال نہ کرنے والوں کو بھی ویسے ہی آفات و مصائب سے بچاتا ہے، جیسے اپنے زاہد و عابد اور خود سے سوال کرنے والے بندوں کو، یا ایسے لوگوں کو کہ جنہیں عبادت میں مشغولیت کی وجہ سے اس سے مانگنے کی فرصت ہی نہیں ملتی، آفات و مصائب سے محفوظ رکھتا ہے۔"

امام خطابیؒ فرماتے ہیں:

"هو ذو الفصح والاناة الذی لا یستفزّه الغضب، ولا یستخفّه جهل جاهل، ولا عصیان عاصٍ، ولا یستحقّ الصّافح مع العجز اسم الحلیم، انّما الحلیم هو الصّفوح مع القدرة، المتأنی الذی لا یعجل بالعقوبة۔"[۱]

"اللہ ربّ العزّت درگزر کرنے والا اور مہربان ہے۔ وہ مغلوب الغضب نہیں ہوتا، کسی جاہل کا جہل اور کسی نافرمان کی نافرمانی اسے مضطرب نہیں کرتی ___ اسم "حلیم" کا مستحق وہ نہیں ہو سکتا جو اپنے عجز کی بناء پر درگزر پر مجبور ہو جائے، بلکہ حلیم وہ ہے جو قدرت رکھنے کے باوجود درگزر سے کام لے اور طاقت رکھنے کے باوجود سزا دینے میں جلدی نہ کرے۔"

حلم و بردباری دو ایسی خصلتیں ہیں کہ اللہ ربّ العزّت ان کی موجودگی اپنے بندوں میں پسند فرماتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان صفات سے متصف لوگوں کی تعریف بیان فرمائی تھی چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان

---

[۱] الاسماء والصفات ص ۵۲، ۵۳

فرماتے ہیں :

"قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ، فقال النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم : مرحبًا بالقوم غیر خزایا ولا الندامی ، وقال لاشج عبد القیس : انّ فیك خصلتین یحبّھما اللہ : الحلم والاناۃ"۔[1]

"عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ، میں ایسے وفد کو خوش آمدید کہتا ہوں جو ذلّت اور پشیمانی اٹھانے سے پہلے ہی آگیا ہے ۔ پھر آپؐ نے اس وفد کے "اشج" نامی ایک آدمی سے فرمایا ، تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے : حلم اور بردباری (یا سوچ سمجھ کر کام کرنا)"!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشادِ باری تعالیٰ : "وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ"[2] کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں :

"انّ النّبیّ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم قال : من کظم غیظاً وھو یقدر علی انفادہ ملأ اللہ جوفہٗ امنًا وّ ایمانًا"۔[3]

یعنی "نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو شخص بدلہ لینے کی قدرت رکھنے کے باوجود اپنے غصہ کو پی جائے ، اللہ تعالیٰ اسے امن و ایمان سے مالا مال فرما دیتا ہے"۔

(جاری ہے)

---

[1] اخرجہ مسلم ، نیز دیکھئے فتح الباری جلد ۹ ، صفحہ ۱۴۷

[2] آلِ عمران : ۱۳۴

[3] مختصر تفسیر ابنِ کثیر جلد ۱ ، ص ۳۱۹